

بسم الله الرحمن الرحيم

ضروری اصطلاحات

أصول حدیث :

أصول حدیث سے مراد ان اصول و قواعد کے مجموعہ کا علم ہے جن کے ذریعے احادیث کی سند اور متن کو قبول یا رد کرنے کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

الحدیث :

لغوی تعریف: لغت میں حدیث قدیم کی ضد ہے یعنی جدید اور نئی چیز، اور اسکی جمع احادیث ہے۔
اصطلاحی تعریف: (ما أضيف إلي النبي من قول أو فعل أو تقرير أو صفة) یعنی جس بات کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو خواہ وہ قول ہو یا فعل ہو یا تقریر ہو یا صفت ہو، وہ سب حدیث کہلاتی ہیں۔
(تقریر: جو عمل کسی صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش رہے ہوں)

الأثر :

لغت میں کسی چیز کے باقی رہ جانے والے نشان کو اثر کہتے ہیں
اصطلاحی تعریف میں دو قول ہیں:

۱۔ اثر حدیث کا مترادف ہے

۲۔ حدیث کے برعکس ہے یعنی اثر صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال کو کہا جاتا ہے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کا نام ہے۔

السنة :

السنة کبھی حدیث کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے، اور کبھی طریقہ مسلوکہ فی الدین یعنی دین میں کسی بھی جاری عمل کو سنت کہ دیا جاتا ہے۔

اور فقہاء کے نزدیک سنت فرض کے مقابل ہے یعنی کرنے والے کو ثواب اور نہ کرنے والے کو سزا نہیں۔

السند :

لغوی تعریف: جس پر اعتماد کیا جائے، اور سند کو سند اس لئے کہتے ہیں کہ متن کا اعتماد سند پر ہوتا ہے۔
اصطلاحی تعریف: (سلسلة الرجال الموصلة للمتن) یعنی رجال اور راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔

المتن :

(ما صلب و ارتفع من الارض) یعنی لغوی لحاظ میں کا وہ ٹکڑا جو مضبوط ہو اور بلند ہو۔
اصطلاحی تعریف: (ما ينتهي ليه السند من الكلام) یعنی سند کے بعد والا کلام، جس پر سند جا کر ختم ہو جاتی ہے۔

الراوي :

جو شخص اپنی سند سے حدیث روایت کرتا ہو، خواہ مرد ہو یا عورت اس کو راوی کہا جاتا ہے۔
 جیسے : { حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ } قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ﴿مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَبْتَوِّا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾ [البخاري : حديث 109]
 { } اس کے درمیان سب "سند" ہے اور ہر ایک نام " راوی " ہے۔
 ﴿﴾ اس کے درمیان سب "متن" ہے۔

متفق عليه :

وہ حدیث جس کو امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے ایک ہی صحابی سے روایت کیا ہو۔

أسباب ورود الحديث :

اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ان اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی ہو
 ان اسباب میں کوئی سوال، واقعہ یا حادثہ ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ یہ علم، علوم
 قرآن میں اسباب نزول کے علم کی طرح ہے۔

إسرائيليات :

اسرائیلیات سے مراد وہ روایات ہیں جو بنی اسرائیل کی جانب منسوب ہوں۔ بنی اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی
 اولاد ہے۔ اور وہ تمام روایات جو یہودیوں کی ثقافت اور علوم کے ذریعے ہماری دینی کتب میں آگئی ہیں وہ اسرائیلیات کہلاتی ہیں

الأئمة الستة

آئمتہ ستہ سے مراد کتب ستہ کے چھ (6) مؤلفین ہیں: امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن
 ماجہ ہیں جن کا مختصر تعارف یہ ہے:

البخاري :

نام: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بردزبه, الجعفي (194 هـ - 256 هـ)
 کتاب: الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله وسننه وأيامه
 المعروف بصحيح البخاري.
 احادیث کی تعداد: 7397 , اور مکرر کو حذف کر کے: 2602

مسلم :

نام: أبو الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (206 هـ - 261 هـ)
 کتاب: المسند الصحيح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول الله المعروف
 بصحيح مسلم احادیث کی تعداد: 7275 , اور مکرر کو حذف کر کے: 4000

أبو داود :

نام: سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو بن عمران الأزدي السجستاني (202 هـ - 275 هـ).

کتاب: سنن أبي داود، أحاديث کی تعداد: 5274

الترمذي :

نام: أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك السلمي (209 هـ - 279 هـ).

کتاب: جامع الترمذي

النسائي :

نام: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي بن بحر بن سنان النسائي (255 هـ - 303 هـ).

کتاب: سنن النسائي

ابن ماجه :

نام: أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه الربيعي القزويني (207 هـ - 275 هـ).

کتاب: سنن ابن ماجه

المحدث :

وہ شخص جو علم حدیث میں روایت بیان کرنے اور درایت معنی اور مفہوم کی سمجھ کے ساتھ مشغول ہو اور بھت سی احادیث اور ان کے راویوں کے حالات پر آگاہ ہو۔

الحافظ :

اس کے دو معانی ہیں:

(1) محدث کا مترادف ہے۔

(2) محدث سے بلند درجہ ہے اس حیثیت سے کہ راویوں کے ہر طبقہ میں اس کا علم اسکے لا علم سے زیادہ ہوتی ہے۔

الحاکم :

یہ لقب اس محدث کے لئے ہے جس کا علم حدیث، متن، سند، جرح و تعدیل کے ساتھ تمام ذخیرہ احادیث پر محیط ہو اور بھت کم اس کے علم سے باہر ہو۔

الحجة :

اس محدث کو کہتے ہیں جو تین لاکھ احادیث کا علم بجمعہ متن و سند رکھتا ہو۔

صحابہ ستہ:

صحابہ ستہ سے مراد حدیث کی یہ چھ کتابیں ہیں: صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن الترمذی، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ اور یہ وصف اکثریت کے اعتبار سے اس لئے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ باقی کتب میں کچھ ضعیف احادیث بھی ہیں۔

الجامع:

جامع سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جس میں یہ آٹھ (8) مضامین موجود ہوں: العقائد، الأحكام، السير، الآداب، التفسیر، الفتن، أشرار الساعة، المناقب۔
جیسے: صحیح البخاری اور جامع الترمذی ہے

السنن:

سنن سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جس میں صرف احکام ہوں اور فقہی أبواب مثلاً کتاب الإیمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاة پر مرتب کی جاتی ہیں اس طرح کی مشہور کتابیں: سنن ابی داؤد، سنن الترمذی، سنن ابن ماجہ وغیرہ ہیں۔
نوٹ: سنن الترمذی کو کچھ محدثین "سنن" میں اور کچھ "الجامع" شمار کرتے ہیں

الصحاح:

اس کا مفرد "صحیح" ہے اس سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جن کے لکھنے والے نے یہ لازم کیا ہو کہ وہ صرف صحیح حدیث ہی کو لکھے گا اور کسی ضعیف حدیث کو نہیں درج کرے گا جیسے: صحیح البخاری، صحیح ابن حبان وغیرہ ہے۔ لیکن محدثین کا حدیث کی تحقیق میں معیار مختلف ہو سکتا ہے مثلاً صحیح ابن حبان اپنے اعتبار تمام صحیح حدیث درج کی ہیں لیکن ان میں بہت سی احادیث دوسرے محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

المسند:

اسی کتاب کو کھاجاتا ہے جس میں احادیث صحابہ کرام کے ناموں کی ترتیب سے جمع کی گئی ہوں جیسے امام احمد کی کتاب: مسند احمد ہے۔

المعجم:

اسکی جمع معاجم ہے، اور یہ علم حدیث میں تصنیف کا ایک طریقہ ہے جس میں مؤلف اپنے آساتذہ کے ناموں کی ترتیب حجابی سے احادیث جمع کرتا ہے۔

الجزء: جمع اجزاء:

اسی کتاب کو کھاجاتا ہے جس میں کسی ایک مسئلہ کی یا ایک نوع کے مسائل پر احادیث جمع کی گئی ہوں جیسے امام بیہقی کی کتاب: جزء القراءة ہے۔

الأربعين ، الأربعينيات ، الأربعون :
جس کتاب میں کسی بھی طرح کی چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں جیسے امام نووی کی کتاب: الأربعین ہے۔

..... هذا

و الله أعلم بالصواب و أسأل الله التوفيق و السداد
و صلى الله على حبيبه سيدنا محمد و على آله و صحبه أجمعين

دعا کا محتاج

(أبوسيف) محمد رفيق
abussaif@yahoo.com
+971556944322

حدیث کی اقسام ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے

حدیث کی ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے دو اقسام ہیں: (1) متواتر (2) آحاد

(1) متواتر:

(ما رواه عدد كثير تحيل العادة توطؤهم علي الكذب) جس حدیث کو بیان کرنے والی ایسی بڑی جماعت ہو جس کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا یا اتفاقی طور پر جھوٹ پر جمع ہونا ناممکن ہو اور یہی کثرت ابتداء سے انتہاء تک تمام طبقات میں ہو اور اس حدیث کا تعلق مشاہدہ یا سماع سے ہو۔

حکم:

یہ حدیث علم ضروری یعنی علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے جیسے کسی معاملہ کا خود مشاہدہ کیا ہو۔ اس کے راویوں کے حالات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی

متواتر کی اقسام:

متواتر حدیث کی دو قسمیں ہیں: لفظی و معنوی

متواتر لفظی:

(ما تواتر لفظه و معناه) یعنی وہ حدیث جس کا لفظ اور معنی دونوں متواتر ہوں۔ مثال:،، من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار،، اس حدیث کو 70 سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے

متواتر معنوی:

(ما تواتر معناه دون لفظه) یعنی وہ حدیث جس کا صرف معنی متواتر ہو لفظ نہیں مثال "دعا میں ہاتھوں کو اٹھانا" اس مفہوم کو تقریباً 100 صحابہ نے روایت کیا ہے لیکن مختلف واقعات میں۔

(2) آحاد

وہ حدیث جو متواتر کی حد کو نہ پہنچے اس کو آحاد کہتے ہیں۔

آحاد حدیث کا حکم:

آحاد حدیث کا صحیح یا غیر صحیح سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ صحیح، حسن، ضعیف، اور موضوع سب ہو سکتی ہے اور آحاد احادیث میں تحقیق لازمی ہوتی ہے تحقیق کے بعد یہ صحیح، حسن، ضعیف، اور موضوع میں سے کسی بھی درجہ پر ہو سکتی ہے۔

آحاد حدیث کی اقسام:

آحاد حدیث کی تین قسمیں ہیں: (1) مشہور (2) عزیز (3) غریب۔

مشہور:

(ما رواه ثلاثة فأكثر ولم يبلغ حد المتواتر)۔ جسے ہر طبقہ میں تین یا تین زیادہ روایت کریں مگر تواتر کی حد کو نہ پہنچے۔

عزیز :

(ما لا یقل رواته عن اثین فی جمیع طبقات السند) - جس کے راوی سند کے تمام طبقوں میں دو سے کم نہ ہوں

غریب :

(ما یفرد بروایتہ راو واحد) وہ حدیث جسے ایک منفرد راوی بیان کرے -
مثال : حدیث : إنما الأعمال بالنیات

قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث آحاد کی تقسیم

قوت و ضعف کے لحاظ سے حدیث آحاد دو قسمیں ہیں : (1) مقبول (2) مردود

مقبول :

(مَا تَرَجَّحَ صِدْقُ الْمُخْبِرِ بِهِ) یعنی وہ حدیث جس کے بتانے والے کی سچائی غالب ہو۔

حکم:

اس کو دلیل و حجت بنانا لازم ہے اور یہ شرعی دلائل میں سے ایک حجت ہے اور مسلمان کے لئے اس پر عمل ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مردود :

(مَا لَمْ يَتَرَجَّحْ صِدْقُ الْمُخْبِرِ بِهِ) وہ حدیث جس کے بتانے والے کی سچائی غالب نہ ہو۔

حکم:

نہ ہی اس سے حجت پکڑی جائے گی اور نہ ہی اس کو دلیل بنایا جا سکتا ہے۔

مقبول حدیث کی اقسام :

(1) الصحيح لذاته (2) الحسن لذاته (3) الصحيح لغيره (4) الحسن لغيره

الصحيح لذاته :

(مَا اتَّصَلَ سَنَدُهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ عَنْ مِثْلِهِ إِلَى مَنْتَهَاهُ مِنْ غَيْرِ شُدُوزٍ وَلَا عِلَّةٍ) جس کی سند متصل ہو ، اس کے راوی اول تا آخر عادل و ضابط ہوں ، اور ہر قسم کے شذوذ و علت سے خالی ہو ۔

الحسن لذاته :

(مَا اتَّصَلَ سَنَدُهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ الَّذِي خَفَ ضَبْطُهُ عَنْ مِثْلِهِ إِلَى مَنْتَهَاهُ مِنْ غَيْرِ شُدُوزٍ وَلَا عِلَّةٍ) یعنی جس کی سند متصل ہو ، اس کے راوی اول تا آخر عادل ہوں لیکن ضبط اور یادداشت کسی ایک راوی کی کم ہو ، اور وہ ہر قسم کے شذوذ و علت سے خالی ہو ۔

الصحيح لغيره :

(هُوَ الْحَسَنُ لِذَاتِهِ إِذَا تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ) یعنی وہ حسن لذاته جس کی سندیں متعدد ہو جائیں۔

الحسن لغيره :

هُوَ الضَّعِيفُ إِذَا تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ وَلَمْ يَكُنْ سَبَبُ الضُّعْفِ فِسْقُ الرَّاوي أَوْ كِذْبُهُ . وہ ضعیف حدیث جس کی سندیں متعدد ہو جائیں اور سبب ضعف راوی کا فسق یا کذب نہ ہو۔

نوٹ: جب حدیث کے بارے صرف "صحیح" کا لفظ بولا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ مقبول ہے اور مقبول کوئی بھی قسم ہو سکتی ہے۔

..... هذا

و اللہ أعلم بالصواب و أسأل الله التوفيق و السداد
و صلی الله علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین

دعا کا محتاج

(أبوسیف) محمد رفیق
abussaif@yahoo.com
+971556944322

مردود حدیث کی اقسام

قوت و ضعف کے لحاظ سے حدیث آحاد دو قسمیں ہیں : (1) مقبول (2) مردود

مقبول :

(مَا تَرَجَّحَ صِدْقُ الْمُخْبِرِ بِهِ) یعنی وہ حدیث جس کے بتانے والے کی سچائی غالب ہو۔

حکم:

اس کو دلیل و حجت بنانا لازم ہے اور یہ شرعی دلائل میں سے ایک حجت ہے اور مسلمان کے لئے اس پر عمل ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مردود :

(مَا لَمْ يَتَرَجَّحْ صِدْقُ الْمُخْبِرِ بِهِ) وہ حدیث جس کے بتانے والے کی سچائی غالب نہ ہو۔
معروف نام : **ضعیف**

ضعیف حدیث کے درجات:

صحیح اور حسن کی طرح ضعیف کے بھی درجات ہیں اور سب سے زیادہ ضعف والی روایت کو "موضوع" کہا جاتا ہے۔

حکم:

عمل کے اعتبار سے :

حدیث ضعیف سے نہ ہی حجت پکڑی جائے گی اور نہ ہی اس پر عمل کیا جائے گا کیوں کہ اس کلام میں شک ہوتا ہے کہ یہ کلام رسول ہے یا نہیں ہے، پس اگر یہ کلام رسول نہ ہوا تو اس پر عمل کرنا بدعت ہوگا جو کہ گناہ کبیرہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح فرمان موجود ہے کہ : (دَعَا مَا يُرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيئُكَ [ترمذی]) کہ جس چیز میں شک ہو اس کو چھوڑ دو اور جس میں یقین ہو اس کو پکڑ لو۔

بیان کے اعتبار سے :

ضعیف حدیث کو اس کا ضعف بیان کیئے بغیر بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ بعض محدثین نے ضعیف حدیث کو بیان کرنے کی اجازت دی ہے بشرط کہ اس کا ضعف شدید نہ ہو اور اس کا تعلق حلال و حرام اور عقیدہ سے بھی نہ ہو یعنی صرف ترغیب و ترہیب یعنی کسی عمل میں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے ہو۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ضعیف حدیث کو کسی بھے صورت میں اس کا ضعف بیان کیئے بغیر بیان کرنا صحیح نہیں ہوتا، اس لئے کہ سننے والا تو اس حدیث رسول ہی سمجھ رہا ہوگا۔

حدیث کے ضعیف ہونے کے اسباب :

حدیث کے ضعیف ہونے کے بنیادی دو اسباب ہوتے ہیں :

- (1) سند کا متصل نہ ہونا یعنی منقطع ہونا۔
- (2) کسی راوی کی دیانت داری یا حافظہ میں کمزور ہونا۔

سند کا متصل نہ ہونا :

أحاديث کی سندوں پر جب تحقیق کی جاتی ہے تو بعض اوقات کسی سند میں دو راویوں کی آپس میں ملاقات کا ہونا اور حدیث کا براہ راست سننا اس بات کو ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور کچھ اسباب ایسے سامنے آتے جن یہ بات مشکوک ہو جاتی ہے کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے سے سنا ہے . تو ایسی صورت میں اس حدیث کو ضعیف قرار دے دیا جاتا ہے اور وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس کی سند متصل نہیں ہے مثلاً : کوئی تبع تابعی یہ فرمائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا . تو اس صورت میں تبع تابعی کا براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا ممکن نہیں اس لئے کہ اگر براہ راست سنا ہوتا تو صحابی ہوتے نہ کہ تبع تابعی ہوتے . تو اس طرح کی سند کو منقطع کہا جاتا ہے یعنی متصل نہیں ہے .

نوٹ : تابعی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور تبع تابعی اس کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی تابعی سے ملاقات کی ہو .

سند کے منقطع ہونے کی وجہ سے جو احادیث ضعیف بنتی ہیں اس کے مختلف انداز ہوتے ہیں . اور ہر انداز کے لحاظ سے اس کا مختلف نام ہوتا ہے لیکن سب پر ضعیف کا لفظ بولا جاتا ہے .

(2) کسی راوی کا دیانت داری یا حافظہ میں کمزور ہونا

حدیث کے ضعیف ہونے کی دوسری وجہ کسی راوی کی دیانت داری یا حافظہ کا کمزور ہونا ہے

دیانت داری کا کمزور ہونا :

راوی کی دیانت کی کمزوری کی یہ صورتیں ہوتی ہیں

- (1) جھوٹ بولنا : جس راوی کا حدیث میں جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے تو اس کی حدیث کو "موضوع" کہا جاتا ہے جو ضعیف کا آخری درجہ اور اس پر عمل کرنا حرام ہوتا ہے .
- (2) جھوٹ کی تہمت : جس راوی کا حدیث میں جھوٹ بولنا تو ثابت نہ ہو لیکن عام گفتگو میں ثابت ہو گیا ہو تو اس کی حدیث بھی ضعیف ہوتی ہے .
- (3) راوی کے اندر فسق کا پایا جانا
- (4) راوی میں بدعت کا پایا جانا
- (6) راوی کی حالت کا مجہول ہو جانا

یہ اسباب اگر کسی راوی میں پائے جاتے ہیں تو اس کی حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا ہے

راوی کا حافظہ میں کمزور ہونا :

اگر راوی دیانت داری میں صحیح ہو لیکن اس کا حافظہ کمزور ہو تو اس حدیث کو بھی ضعیف کیا جاتا ہے .

راوی جب حدیث کو بیان کرنے بہت زیادہ بار بار غلطیاں کرے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس حافظہ صحیح نہیں ہے .

منسوب الیہ کے اعتبار سے احادیث کی اقسام :

منسوب الیہ کے اعتبار سے احادیث کی چار قسمیں ہیں :

1. حدیث قدسی
2. حدیث مرفوع
3. حدیث موقوف
4. حدیث مقطوع

حدیث قدسی :

حدیث قدسی اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف نسب کر کے بیان فرمائیں مثلاً :

" عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ اللَّهِ تَعَالَى : يَا عِبَادِيَ إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا الحديث (مسلم) "

ترجمہ : حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! بے شک میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم بھی آپس میں ظلم مت کرو (مسلم)

مرفوع:

حدیث مرفوع اس کو کہا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو یعنی صحابی یہ کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا یا یوں کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوں کہا گیا یا کہا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاموش رہے . مثلاً : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنما الاعمال بالنيات ... (البخاري)

موقوف:

جو قول یا عمل کسی صحابی کی طرف منسوب ہو یعنی کوئی تابعی کہے فلاں صحابی نے یوں فرمایا تھا یا یوں کیا تھا تو اس حدیث موقوف حدیث کہتے ہیں .

مقطوع:

جو بات کی تابعی کی طرف منسوب ہو یعنی کوئی تبع تابعی کہے فلاں تابعی نے یوں فرمایا تھا یا یوں کیا تھا تھا تو اس حدیث مقطوع حدیث کہتے ہیں .

مَشَارَاتُ

و صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین

دعا کا محتاج : (أبوسيف) محمد رفيق

abussaif@yahoo.com

+971556944322